بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۳۹

یوم جمعہ

نمبر ۲۵۸	۳ نومبر ۱۹۴۴ء	۱۶ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ	۳ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش	جلد ۳۲

320

مدینۃ المسیح

قادیان یکم نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۷ بجے شام کی مظہر ہے کہ حضور کے پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

— آج چھ بجے شام صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ہاں خدا کے فضل سے صاحبزادی تولد ہوئی ہے۔ بچی اور بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

— بیوہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت دل کے دورہ کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے

— آج بعد نماز عصر جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اپنے دفتر میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج۔ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ۔ منیجر صاحب گرلز سکول ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول اور دیگر اصحاب کو اس غرض سے چائے پر مدعو کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تراجم قرآن کریم اور دوسرے تبلیغی لٹریچر کے اخراجات کا اندازہ

وقف جائداد کی تحریک میں ہر احمدی شریک ہو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۷ اخاء ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے جو تحریک کی تھی۔ میں امید کر رہا تھا۔ کہ اس کے متعلق اس جمعہ کے خطبہ میں

بعض اور امور

مفصل بیان کرونگا۔ مگر اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت اس قسم کے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ مَیں مفصل طور پر ان کو بیان نہیں کر سکتا

کل کا واقعہ

ہے۔ میں قرآن شریف کے نوٹ ٹھیک کرا رہا تھا۔ مولوی نور الحق صاحب آئے ہوئے تھے۔ ان نوٹوں میں ایک سوال تھا۔ جسکے جواب کے لئے کتاب سے حوالہ دیکھنے کی ضرورت تھی۔ مَیں نے کہا ابھی کتاب نکال کر یہ حوالہ دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ میں اٹھ کر اپنی لائبریری میں گیا۔ کتابوں کی الماری کے اوپر ایک لکڑی کی بنی ہوئی جھالر تھی۔ جو الماری کو خوبصورت بنانے کے لئے اوپر لگائی ہوئی ہوتی ہے۔ جھاڑنے اور صفائی کرنے سے وہ کہیں اپنی جگہ سے ہل گئی ہوئی تھی میں نے جب الماری کھولنے کے لئے اس کا دروازہ اپنی طرف کھینچا۔ تو کھینچنے کے ساتھ ہی وہ جھالر گر کر میرے سر پر آ پڑی جس کی وجہ سے

سر میں چوٹ

آئی۔ اور ورم ہو گیا۔ اس کی وجہ سے رات کو بخار بھی ہو گیا۔ پس وہ لمبی تفصیل تو مشکل ہے۔ کیونکہ چوٹ کے اثر سے اب بھی سر میں درد ہو رہا ہے۔ آج اگر خدا نے توفیق دی۔ تو گزشتہ طریق کے مطابق مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنے کا بھی ارادہ ہے۔ لیکن اگر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ تو پھر آج بھی بیٹھنا مشکل ہو گا۔ اس صورت میں اگر خدا تعالےٰ نے فضل کیا۔ تو انشاء اللہ کل سے بیٹھوں گا۔

میں نے پچھلے خطبہ میں جو مضمون بیان کیا تھا۔ اس کے کئی پہلو ابھی باقی ہیں لیکن ان پہلوؤں کے بیان کرنے کے لئے جتنی تفسیر اور جتنی وضاحت کی ضرورت ہے۔ میری حالت جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں ایسی ہے۔ کہ شائد میں اتنی تفسیر اور اتنی وضاحت نہ کر سکوں۔ تاہم گزشتہ مضمون کا تسلسل قائم رکھنا چونکہ ضروری ہے۔ اس لئے اس مضمون کے متعلق اختصار کے ساتھ کچھ باتیں بیان کر دیتا ہوں۔ میں نے

گزشتہ خطبہ میں

بیان کیا تھا۔ کہ اب چونکہ جنگ ختم ہونے والی ہے۔ اور ایسے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہ چھ ماہ یا سال کے اندر اندر۔ یا سال سے کچھ کم یعنی سات آٹھ ماہ کے اندر جنگ ختم ہو جائے گی۔ اور پھر اس کے بعد چھ ماہ یا سال تک۔ گویا آج سے ڈیڑھ سال یا دو سال کے عرصہ تک آمد و رفت کے رستے کھل جائیں گے۔ اور مبلغین باہر جا سکیں گے۔ اس لئے ہمیں آج ہی سے تیاری کرنا چاہیئے۔ کچھ تیاری تو پچھلے پانچ سال میں ہم نے کی ہے۔ اور ایسے

مبلغ تیار کئے ہیں

جو خدا کے فضل اور کرم سے غیر ممالک میں جا کر تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ اکثر عربی اور بعض انگریزی میں اچھے ماہر ہیں۔ اور ان دو زبانوں والے ممالک میں وہ اچھی طرح کام کر سکتے ہیں۔ عربی کے ذریعہ اسلامی ممالک میں تبلیغ ہو سکتی ہے۔ اور بہت سے ممالک میں انگریزی کے ذریعہ تبلیغ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ زبان اکثر یورپین ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور لوگ اس کو بولتے اور سمجھتے ہیں۔ باقی سات زبانوں کے جاننے والے ابھی ہماری جماعت میں پیدا نہیں ہوئے۔ اگر کوئی ہیں تو بہت کم۔ یا ایسے ماہر نہیں۔ کہ ان زبانوں میں پوری طرح قابل ہوں۔ اور اپنے لٹریچر کا ان زبانوں میں ترجمہ کر سکیں۔ سوائے دو چار کے۔ مثلاً

ملک محمد شریف صاحب

اٹلی میں ہیں۔ انہوں نے وہاں شادی بھی کر لی ہے۔ اگر ان کی شادی ہمارے پروگرام میں روک نہ بن سکے۔ یعنی مزید تعلیم حاصل کرنے میں حارج نہ ہو۔ کیونکہ ان کی عربی تعلیم ابھی کم ہے۔ تو اس صورت میں وہ اٹالین زبان کو جاننے والے ہوں گے۔ دوسرے

مولوی رمضان علی صاحب

ساؤتھ امریکہ میں ہیں۔ ممکن ہے اس وقت تک پرتگیزی یا سپینش زبان انہوں نے سیکھ لی ہو۔ اور وہ اس قابل ہو چکے ہوں۔ کہ ان زبانوں میں تبلیغ کا کام کر سکیں۔ تیسرے

صوفی عبد القدیر صاحب

جاپان میں رہ آئے ہیں۔ مزید کوشش کے بعد وہ جاپانی زبان میں مہارت پیدا کر سکتے ہیں۔ باقی زبانوں کے جاننے والے ہماری جماعت میں کوئی نہیں۔ ہماری جماعت میں

بعض جرمن زبان جانتے ہیں

لیکن صرف اتنی کہ کتابیں پڑھ سکیں۔ یہ نہیں کہ اس زبان میں کتابیں لکھ سکیں یا ترجمہ کر سکیں

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

یا اس زبان میں تقریریں کر سکیں۔ مگر بہر حال خدا کے فضل سے گذارہ کے لئے ہمارے پاس ایسے آدمی تیار ہو گئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں جو عربی اور انگریزی جاننے والے ممالک میں تبلیغ کا کام کر سکیں۔ انگریزی زبان یورپ کے قریباً ہر ملک میں استعمال ہوتی ہے۔ اور ہر ملک میں لاکھوں آدمی یہ زبان بولتے اور جانتے ہیں۔ اس زبان کے ذریعہ یورپین ممالک میں کام شروع ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی ممالک میں

عربی اور فارسی جاننے والے مبلغ

کام کر سکتے ہیں۔ باوجود وہاں کی لوکل زبان نہ جاننے کے وہاں کام شروع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسلامی ممالک کا بیشتر حصہ عربی اور فارسی سمجھتا اور جانتا ہے پھر دو تین سال وہاں رہنے سے مبلغین وہاں کی لوکل زبان بھی سیکھ لیں گے۔

پس جہانتک

مبلغوں کی تیاری کا سوال

ہے۔ ہم نے خدا کے فضل سے ابتدائی تیاری کر لی ہے۔ اس وقت تک جو واقفین ہم نے لئے ہیں وہ ساٹھ کے قریب ہیں جن میں سے کچھ تو دفاتر میں کام کرنے کے لئے ہیں اور کچھ باہر تبلیغ کی خاطر بھیجنے کے لئے گو یہ تعداد کافی نہیں۔ ہمیں

بہت زیادہ مبلغین کی ضرورت ہے

مگر بہر حال اس سے کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

روپیہ کا سوال

اس حد تک حل ہو چکا ہے۔ کہ وہ روپیہ مرکزی اور دفتری کاموں کا بوجھ اٹھا سکے لیکن مبلغین کے لئے لٹریچر مہیا کرنے اور دوسری تبلیغی ضروریات پورا کرنے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ تحریک جدید کے گزشتہ دور میں دس پندرہ لاکھ کا ریزرو فنڈ قائم ہوا ہے۔ یہ فنڈ ایسا ہے جس میں وہ روپیہ بھی شامل ہے۔ جو جائداد کی صورت میں ہے۔ بلکہ یہ تمام ریزرو فنڈ جائداد کی صورت میں ہی ہے۔ پس یہ فنڈ اس حد تک تعاون کر سکتا ہے کہ دفتری اور مرکزی کام کا بوجھ اٹھا سکے۔ اور یہ بوجھ جماعت پر نہ پڑے۔ لیکن مبلغین کی دوسری تمام ضروریات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے تحریک جدید کے آئندہ دوروں کے ذریعہ یہ فنڈ اس حد تک

بھی ہو جائے کہ تبلیغ کے لئے لٹریچر مہیا کرنے اور مبلغوں کے اخراجات کی برداشت کر سکے مگر اس وقت تک جو ریزرو فنڈ قائم ہوا ہے وہ اس کی برداشت نہیں کر سکتا۔ البتہ اس کے ذریعہ غیر ممالک میں تبلیغ کی ابتداء کی جا سکتی ہے۔ وسیع پیمانہ پر تبلیغ کے

لئے

بھاری فنڈ کی ضرورت

ہے جو مبلغین کی تبلیغی ضروریات پورا کر سکے اور کتب۔ رسالے وغیرہ کثرت سے لٹریچر شائع کرنے کا بوجھ اٹھا سکے۔

پچھلے جمعہ میں نے جو خطبہ دیا تھا۔ اس میں میں نے جماعت کے سامنے ایک سکیم پیش کی تھی کہ ہمیں فوری طور پر

آٹھ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم

کی ضرورت ہے۔ اور میں نے بتایا تھا کہ خدا کے فضل سے یہ کام شروع ہو چکا ہے۔ انگریزی ترجمہ تو مکمل ہو گیا ہے۔ جو دو جلدوں میں انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہوگا۔ پہلی جلد چھپ رہی ہے جسکے مجلس شوریٰ تک شائع کر دینے کا پریس والوں نے وعدہ کیا ہے۔ دوسری جلد کے تفسیری نوٹوں کی میں اپنی ہدایات کے مطابق اصلاح کرا رہا ہوں۔ وہ بھی انشاء اللہ جلدی مکمل ہو جائے گی۔ باقی سات اور زبانوں میں

تراجم کی ضرورت ہے۔ اور میں نے بتایا تھا کہ ان سات زبانوں میں تراجم شروع ہو چکے ہیں۔ یعنی روسی۔ جرمن۔ فرانسیسی۔ اطالین۔ ڈچ پرتگیزی اور سپینش زبانوں میں ہمیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ یہ تراجم غالباً جون یا جولائی ۴۵ء تک مکمل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کچھ وقت نظر ثانی پر بھی لگے گا۔ اس لئے جنگ کے خاتمہ تک تراجم انشاء اللہ بالکل تیار ہو جائیں گے پھر چھپوائی پر بھی کچھ وقت لگے گا۔ میں نے

تراجم کے خرچ کا اندازہ

بتایا تھا کہ فی ترجمہ اگر چھ ہزار روپیہ اوسط لگا لیں تو سات تراجم کے لئے بیالیس ہزار روپیہ ۴۲ کا اندازہ ہے۔ (اس بارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ تراجم کے کرنے کا وعدہ سات جماعتوں یا افراد کی طرف سے آچکا ہے (۱) میری طرف سے۔ (۲ و ۳) لجنۂ اماء اللہ کی طرف سے (۴ و ۵) قادیان و کارکنان صدر انجمن کی طرف سے (۶) سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے بعض دوستوں کی طرف سے (۷) میاں غلام محمد صاحب اختر اور ان کے دوستوں کی طرف سے یا لاہور کی جماعت کی طرف سے ان دو امیدواروں کی نسبت بعد میں فیصلہ ہوگا کہ کسے حق دیا جائے۔ اس کے علاوہ کلکتہ کی جماعت کی طرف سے اور میاں محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان تاجران کلکتہ کی طرف سے بعدہٗ ملک عبد الرحمٰن صاحب مل اونر قصور اور سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب سکندر آباد کی طرف سے بھی ایک ایک ترجمے کا خرچ کا وعدہ آچکا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء لیکن اب یہ مد ختم ہو چکی ہے۔ اس وجہ سے پانچ وعدے شکریہ کے ساتھ واپس کرنے ہوں گے)

اس کے بعد

چھپوائی کا سوال

ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ اگر

ایک ترجمہ کی چھپوائی کا اندازہ

پندرہ ہزار روپیہ اوسطاً لگا لیں تو سات تراجم کی چھپوائی پر ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ گویا تراجم کا خرچ شامل کر کے ساتوں کی مکمل اشاعت پر

ایک لاکھ سینتالیس ۴۷ ہزار روپیہ خرچ

آئیگا۔ اور اگر جلد بندی وغیرہ کا خرچ بھی تیرہ ۱۳ چودہ ہزار روپیہ شمار کر لیا جائے تو

ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ

بنتا ہے۔

قرآن مجید کے تراجم کے علاوہ میں نے بتایا تھا کہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

اس طرف آ میں پتہ دوں تجھکو تیرے یار کا

ذرہ ذرہ میں نشاں ملتا ہے اس دلدار کا
فلسفی ہی فلسفہ سے رازِ قدرت ڈھونڈتا
عقل پر کیا طالبِ دنیا کی ہیں پردے پڑے
تیری رہِ میں موت سے بڑھ کر نہیں عزت کوئی
غیر کیوں آگاہ ہو رازِ محبت سے مرے
ڈھونڈتا پھرتا ہے کونہ کونہ میں گھر گھر میں کیوں
اے خدا کر دے منور سینہ و دل کو مرے
سیر کروا دے مجھے تو عالم لاہوت کی
قیدِ بندِ حرص میں گردن پھنسائی آپنے
رشتۂ الفت میں باندھے جا رہے ہیں آج لوگ
فلسفہ بھی رازِ قدرت بھی رموزِ عشق بھی
بن رہی ہے آسماں پر ایک پوشاکِ جدید
انکے ہاتھوں سے تو جامِ زہر بھی تریاق ہے

اس سے بڑھ کر کیا ذریعہ چاہئے اظہار کا
عاشقِ صادق ہے جو یاں یار کے دیدار کا
ہے عمارت پر فدا منکر مگر معمار کا
دار پر سے ہی گذرتا راہ تیرے دار کا
دشمنوں کو کیا پتہ ہو میرے تیرے پیار کا
اسطرف آئیں پتہ دوں تجھکو تیرے یار کا
سر پا تک میں ہوں مخزن تیرے انوار کا
کھولدے تو باب مجھ پر روح کے اسرار کا
اس حماقت پہ ہے دعویٰ فاعلِ مختار کا
توڑ بھی! کیا فائدہ ہے اس ترے زنار کا
کیا نرالا ڈھنگ ہے پیارے تری گفتار کا
تانا بانا ٹوٹنے والا ہے اب کفار کا
وہ پلائیں گر تو پھر زہرہ کسے انکار کا

چھٹ گیا ہاتھوں سے میرے دامنِ صبر و شکیب
چل گیا دل پر مرے جادو تری رفتار کا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مختلف مسائل کی کتابوں کا ایک سیٹ

ہونا چاہیئے۔ اور یہ سیٹ میں نے بارہ بارہ کتابوں کا تجویز کیا تھا۔ پس ساتوں زبانوں کی

چوراسی ۸۴ کتابیں

بنتی ہیں۔

آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ان پر کتنا خرچ ہوگا۔ انگریزی اور عربی کے لئے ترجمہ کے خرچ کی ضرورت نہیں۔ صرف سات زبانوں میں ترجمہ کے خرچ کی ضرورت ہے۔ پس ان چوراسی کتابوں کا اگر ایکہزار روپیہ اوسطاً فی کتاب ترجمہ کا خرچ لگائیں تو چوراسی ہزار روپیہ بنتا ہے۔ اور اگر ایک ایک روپیہ اوسطاً فی کتاب جلد بندی کمیت لاگت شمار کرلیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ ایک زبان میں ایک کتاب کی پانچہزار کاپیاں چھپوانے پر پانچ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور ایک زبان میں بارہ کتابیں پانچ پانچ ہزار چھپوانے پر ساٹھ ہزار روپیہ لگے گا۔ اور ساتوں زبانوں میں بارہ بارہ کتابوں کا سیٹ چھپوانے پر چار لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں بارہ بارہ کتب کے سیٹ کے چھپوانے پر مزید ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اس میں چوراسی ہزار روپیہ کتابوں کے تراجم کا خرچ شامل کیا جائے۔ تو کل خرچ کتب کے ترجمہ اور چھپوائی پر چھ لاکھ چوبیس ۲۴ ہزار ہوتا ہے۔ اس میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ قرآن مجید کے تراجم کا بھی شمار کر لیا جائے۔ تو سات لاکھ اٹھاسی ہزار روپیہ کی رقم بنتی ہے۔ اور جیسا کہ مینے بتایا تھا مختلف قسم کے ٹریکٹوں اور اشتہارات کی بھی ان زبانوں میں ضرورت ہے۔ اگر چالیس ہزار روپیہ اشتہارات کا خرچ بھی شامل کر لیا جائے۔ تو یہ آٹھ لاکھ چوبیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر خط و کتابت تاریں اور دوسرے فوری اخراجات کو شامل کر لیا جائے تو یوں سمجھنا چاہیئے کہ اس سارے کام کیلئے ۸½ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے اتنی رقم ہمارے پاس ہونی چاہیئے۔ تاکہ ہم کام کی ابتدا کر سکیں۔ جس طرح نوجوں کے لئے میگزین مہیا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے بھی دنیا میں تبلیغ کی ابتدا کرنے کے لئے اس میگزین کی ضرورت ہے۔ پس ہمیں یہ روپیہ مہیا کرنا ہوگا۔ تاکہ جنگ کے خاتمہ پر ہم تیار ہوں۔ اور مبلغین کو باہر بھیج سکیں۔

اس کے علاوہ

جماعت کے نظام کو مکمل کرنے اور مضبوط بنانے کے لئے

مجلس شوریٰ کے موقعہ پر میں نے تحریک کی تھی۔ کہ انجمن کا کام بڑھ رہا ہے۔ اس کے لئے بہت سے زائد عملہ کی اب ضرورت ہے۔ چنانچہ بہت سے نائب ناظر اور معاون ناظر اور کلرکوں کی جگہ بجٹ میں رکھی گئی تھی۔ اس بڑھے ہوئے خرچ کے چلانے کے لئے بہت سے زائد روپیہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ اور تنگی کے زمانوں کے لئے ایک بڑے ریزرو فنڈ کی بھی۔ اس وقت جنگ کی وجہ سے ہمارے بہت سے آدمی اچھے کاموں اور اچھی تنخواہوں پر لگے ہوئے ہیں۔ پس اگر یہ کام اس وقت نہ ہوا۔ تو جنگ کے خاتمہ پر اس کا ہونا بہت مشکل ہوگا۔

جنگ کے بعد

اگر جماعت کے چندہ کا یہی معیار قائم رہا۔ جو اس وقت ہے۔ تو یقیناً یہ بات خطرناک ہوگی۔ کیونکہ جنگ کے بعد بہت سے لوگ جو اس وقت چندہ دے رہے ہیں ملازمتوں سے برخواست کر دیئے جائیں گے۔ مثلاً اس وقت فوج میں ہمارے دو سو کے قریب آدمی کنگز کمیشن حاصل کئے ہوئے ہیں۔ جو اس وقت پانچسو سے آٹھ سو تک تنخواہیں لے رہے ہیں۔ اگر ہم دو سو کی بجائے ایسے ڈیڑھ سو آدمی شمار کرلیں۔ اور ہر ایک کی ماہوار تنخواہ اوسطاً چھ سو روپیہ سمجھ لیں۔ تو یہ نوے ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی بنتی ہے۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ان کی وصایا نہیں ہیں۔ اور عام چندے دیتے ہیں۔ تب بھی ستر ہزار روپیہ کے قریب۔ ان کا سالانہ چندہ بن جاتا ہے۔ یہ چندہ صرف ان ملازموں کا بنتا ہے۔ جو کنگز کمیشن حاصل کردہ ہیں۔ اس کے علاوہ کئی ایسے ہیں۔ جو وائسرائے کے کمشن پر فائز ہیں۔ مثلاً صوبیدار جمعدار وغیرہ ہیں۔ پھر ہزاروں کی تعداد میں فوج کے عام ملازم ہیں۔ ان سب کو ملا کر کوئی

پونے دو لاکھ کی رقم

چندہ کی بنتی ہے۔ جو سالانہ صدر انجمن میں آنی چاہیئے اور غالباً اسکے قریب آتی ہوگی۔ (یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس قدر آتی بھی ہے یا نہیں) یہ لوگ سوائے ان کے جو مستقل ہیں سارے ایسے ہیں کہ جنگ کے بعد فارغ ہو کر واپس آجائیں گے۔ اور جو اس وقت پانچ چھ سو روپیہ ماہوار لیتے ہیں۔ ہمارے ملک کی تنخواہوں کے لحاظ سے وہ ساٹھ ستر روپے ماہوار لے سکیں گے۔ اور جو اس وقت سَو سَو روپیہ ماہوار لے رہے ہیں۔ وہ پچیس ۲۵ تیس ۳۰ روپے ماہوار لے سکیں گے۔ بشرطیکہ کام مل جائے۔ بہت سارا طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ جسے کام نہیں ملتا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بجائے پونے دو لاکھ روپیہ سالانہ آمد کے جو اس وقت براہ راست یا ان کے رشتہ داروں کے ذریعہ ان لوگوں کی طرف سے ہمیں ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ تیس چالیس ہزار روپیہ کی آمد رہ جائیگی اور باقی ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ یا ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کی آمد خطرے میں پڑ جائیگی۔ ممکن ہے خدا تعالےٰ ان کے لئے ایسا سامان کردے۔ کہ وہ اچھی کمائیاں کرسکیں۔ مگر پھر بھی حساب کا طریق یہی ہے۔ کہ حساب کرتے وقت خطرے کو زیادہ سے زیادہ مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور حسن ظنی کو کم ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ جہاں افراد کے متعلق یہ طریق ہے کہ حسن ظنی سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جائے۔ وہاں حساب کے معاملات میں یہ طریق ہے کہ حسن ظنی کو نظر انداز کرکے خطرے کے پہلو کو مدنظر رکھا جائے۔ اسی طرح دوسری آمدنیوں کیطرف ہم دیکھتے ہیں۔ تو جنگ کے بعد وہ بھی بظاہر کم ہو جائیں گی۔

زمینداروں کی آمد

اس جنگ میں زیادہ ہے۔ مگر افسوس ہے، کہ انہوں نے اس جنگ میں اتنی قربانی نہیں کی۔ جتنی گزشتہ جنگ کے موقعہ پر کی تھی۔ اس لئے زمینداروں کے لحاظ سے اتنا خطرہ نہیں۔ مگر تاجروں کے لحاظ سے زیادہ خطرہ ہے۔ کیونکہ تاجروں نے گو پورا حصہ نہیں لیا۔ مگر جتنا لیا ہے وہ پچھلی جنگ کی نسبت سے بہت زیادہ ہے۔ پس اگر تاجروں اور زمینداروں دونوں کو شامل کر لیا جائے۔ تو کل

دو تین لاکھ کی آمد

خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس وقت اگر کل چندہ کی آمد سات لاکھ ہے۔ تو جنگ کے بعد پانچ لاکھ یا چار لاکھ رہ جائے گی۔ گو میرا اندازہ ہے۔ کہ

اگر محکمہ بیت المال زور دے

تو موجودہ آمد زیادہ ہو سکتی ہے۔ اور اگر وہ محنت کرے۔ تو جنگ کے ایام میں ایک بڑا ریزرو فنڈ جمع کر لینے کے علاوہ وہ انجمن کا معمولی چندہ بھی اتنا زیادہ کر سکتا ہے۔ کہ ریزرو فنڈ کی مدد لینے کی ضرورت ہی کبھی نہ پیش آئے بہر حال خطرے کا موقعہ آرہا ہے۔ اگر ہم آج سے ہی اس کا مقابلہ کرنے کا عزم اور ارادہ پیدا نہ کریں۔ تو نئی سکیموں پر عمل کرنا تو ایک طرف رہا۔ پرانے کاموں کا چلانا بھی مشکل ہوگا۔

میں نے

وقف جائداد کی تحریک

کی تھی۔ اس وقت تک جو جائدادیں وقف ہو چکی ہیں۔ وہ ساٹھ لاکھ روپیہ کی ہیں۔ ابھی پانچ چھ سو آدمی ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے وقف جائداد کے فارم نہیں بھجوائے۔ ان کو شامل کرکے

ایک کروڑ روپیہ کی جائدادیں وقف

ہو چکی ہیں۔ اور صحیح حسابی نقطۂ نگاہ سے سوا کروڑ روپیہ کی۔ کیونکہ کچھ آمدنیاں بھی وقف ہیں۔ اور ہم نے ان کو اتنا ہی شمار کیا ہے۔ جتنی کہ آمدنی ہے۔ حالانکہ جائداد اور آمدنی میں فرق ہے۔ جائداد سے اس کی مالیت کا بیسواں حصہ آمدنی ہوتی ہے۔ سو روپیہ کی جائداد ہو۔ تو اس سے پانچ روپیہ کی آمد درست سمجھی جاتی ہے۔ پس اس کے برخلاف اگر پانچ روپیہ کی آمد وقف ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سو روپیہ کی جائداد وقف ہوگئی۔ چونکہ ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کی آمد وقف ہو چکی ہے۔ اس لئے حسابی لحاظ سے ہم کہیں گے کہ چھبیس لاکھ روپیہ کی جائداد وقف ہو چکی ہے۔ اس حساب سے بجائے نوے لاکھ کے ایک کروڑ سترہ لاکھ کی جائداد وقف ہو چکی ہے ابھی جماعت میں بہت سا حصہ باقی ہے۔ اگر وہ بھی اس امر کو سمجھیں کہ یہ چیز بہت ضروری ہے، تو یہ

وقف جائداد کا فنڈ

بہت زیادہ بڑھ سکتا ہے۔ زمیندار طبقہ نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ اس وقت تک جس قسم کے لوگوں نے سوا کروڑ روپیہ کی جائدادیں وقف کی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں صرف سرگودہا لائل پور اور منٹگمری کے علاقوں میں ایک کروڑ روپیہ کی جائدادیں وقف ہو سکتی ہیں۔ بہر حال اسوقت تک

ایک کروڑ سترہ لاکھ روپیہ

کی جائدادیں وقف ہو چکی ہیں۔ اگر کسی وقت ہم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کے پانچ فیصدی کا مطالبہ کریں تو اس کے معنے ہیں سوا چھ لاکھ یا اس سے زیادہ روپیہ ہم ضرورت کے وقت مہیا کر سکتے ہیں۔ اور اگر "وقف جائیداد" کی تحریک مکمل ہو جائے اور جن لوگوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ بھی حصہ لیں تو پھر اس روپیہ کی مقدار جسے ہم ضرورت کیوقت مہیا کر سکتے ہیں اور بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ یہ

آخری حد اور ہماری آخری خندق

ہو گی۔ اس سے پہلے ہم اپنا سارا زور لگا دیں گے کہ طوعی چندہ سے سلسلہ کی ضرورتیں پوری ہوں۔ وقف جائداد کی سکیم ہماری آخری خندق ہے۔ مگر یہ ایسی چیز ہے۔ اور ایسی شاندار خندق ہے۔ کہ اس کی وجہ سے کام کرنے والوں کی ہمتیں بڑھ جاتی ہیں اور حوصلے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ جب کوئی صورت نہ رہے گی تو ہمارے پاس ایک ایسی چیز موجود ہے۔ جس سے کام کی ضرورت کے مطابق ہم روپیہ لے سکتے ہیں۔ اس وقت تک ساری جماعت نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا اس وقت تک

صرف سولہ سو کے قریب

آدمیوں نے "وقف جائداد" کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور یہ قریباً سوا کروڑ روپیہ کا وقف صرف سولہ سو آدمیوں کی جائدادوں اور آمدنیوں کے وقف سے قائم ہوا ہے۔ اگر جماعت کے باقی افراد بھی اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اس تحریک میں حصہ لیں۔ بلکہ اگر صرف پانچ چھ ہزار آدمی ہی اس تحریک میں حصہ لیں تو یہ تحریک بہت مضبوط ہو سکتی ہے۔ اور اس وقت تک جتنی جائدادیں وقف ہو چکی ہیں۔ اگر ہم ان وقف کرنے والوں کی جائدادوں کی قیمت موجودہ واقفین کی جائداد کی قیمت سے نصف بھی لگا لیں تو بھی موجودہ وقف شدہ جائدادیں ملا کر

اڑھائی کروڑ روپیہ کا وقف

ہو جائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ اگر ہم اڑھائی کروڑ روپیہ کی وقف شدہ جائدادوں پر صرف پانچ فیصدی کا مطالبہ کریں۔ تو بارہ تیرہ لاکھ روپیہ کی آمدنی چند ماہ میں ہو سکتی ہے۔

پس اگر ہم دنیا میں وسیع پیمانہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اور ایسے رنگ میں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ جو دنیا میں ہیجان پیدا کر دے تو اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز ہو۔ جس کے ذریعہ ہم فوری ضرورت کو پورا کر سکیں۔ ممکن ہے کسی ملک میں ایسا جوش پیدا ہو جائے کہ وہاں پر بہت سے مبلغین بھیجنے پڑیں۔ اور ہمیں مبلغین کی تعداد اور خرچ کو بڑھانا پڑے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک موقعہ پر اکٹھے چالیس مبلغ ایک قبیلہ کے لئے بھیجنے پڑے۔ حالانکہ اس وقت صرف ہزاروں کی جماعت تھی اور محدود سلسلہ تھا۔ مگر ایک قبیلہ کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس مبلغ بھیجے۔ ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے ایک جگہ ستّر مبلغ بھیجے۔ اسی طرح ممکن ہے۔ ہمیں بھی

زیادہ مبلغین بھیجنے کی ضرورت

پڑے۔ ممکن ہے۔ روس میں ہماری تبلیغ سننے کا جوش پیدا ہو جائے۔ یا امریکہ میں جوش پیدا ہو جائے۔ یا جرمنی میں جوش پیدا ہو جائے یا سپین میں جوش پیدا ہو جائے اگر ہم وقت پر ان کے جوشوں کو نہیں سنبھالیں گے تو وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ اور اگر سنبھالیں گے تو کسے معلوم ہے کہ دو ہزار مبلغوں تک کی ضرورت یک دم پیش نہ آ جائے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمیں ان کے اخراجات کے لئے بہت سے روپیہ کی ضرورت پڑے گی اگر ہم لٹریچر وغیرہ ملا کر ایک مبلغ کا خرچ تین ہزار روپیہ اوسطاً لگا لیں تو ہمیں دو ہزار مبلغین کیلئے ساٹھ لاکھ روپیہ کی ضرورت پڑے گی۔

پس جماعت کو اپنے اندر بیداری پیدا کرنا چاہیئے اور آنے والی ضرورت کو آج ہی محسوس کر کے اس کے لئے سامان مہیا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

دوسری طرف

تبلیغ پر بھی ہمیں زور دینے کی ضرورت

ہے۔ کیونکہ اس وقت ہماری تعداد بہت کم ہے اور جتنا وسیع ہمارا کام ہے۔ اتنی بنیاد نہیں عمارت بنانے میں سب سے زیادہ جس چیز کا خیال رکھا جاتا ہے۔ وہ بنیاد ہے۔ بنیاد جتنی مضبوط ہو گی اور اس میں جتنی روڑی کوٹی جائے گی۔ عمارت بھی اتنی ہی مضبوط ہو گی۔ اور بلند جا سکیگی دین کی جو عمارت بنے گی اس میں ہماری حیثیت روڑی کی ہے۔ اور ہمارا مقام روڑی کا ہے۔ اس لئے ہماری جتنی کوٹائی ہو گی۔ ہم پر بننے والی عمارت اتنی ہی مضبوط ہو گی۔ اس منارۃ المسیح کی بنیاد ۳۰ فٹ کھود کر اس میں کوٹائی کی گئی تھی۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ میں اس قدر گہرے گڑھے کو ایک بیہودہ کام سمجھتا تھا اور حیران ہوتا تھا۔ کہ عمارت کے لئے اتنا گہرا گڑھا کھودنے کی کیا ضرورت ہے۔ عمارت تو آپ اپنی طاقت سے کھڑی ہو گی۔ مگر جب بڑے ہو کر عمارت کے فن سے کچھ واقف ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ زمین ہی عمارت کا بوجھ اٹھاتی ہے۔ اور اسکی بنیاد کو جتنا گہرا کھودا جائے گا اور جتنی مضبوط کوٹائی کی جائے گی اتنی ہی عمارت بھی مضبوط بنے گی۔ اور اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ بڑی سے بڑی عمارت کا قیمتی حصہ وہ روڑی ہوتی ہے۔ جو اس کی بنیادوں میں کوٹی جاتی ہے۔

صحابہؓ کی روڑی اور اسکی کوٹائی

اتنی مضبوط تھی کہ تیرہ سو سال تک کام دیتی رہی اور اس پر مضبوط عمارت قائم ہوئی پس جتنی زیادہ گہری بنیاد ہو گی اور اس میں جتنی زیادہ روڑی کوٹی جائے گی۔ اتنی ہی وہ عمارت مضبوط بنے گی۔ لیکن اگر اس عمارت کی بنیاد کے لئے دس ہزار بورے روڑی کی ضرورت ہو۔ اور ہم اس میں ڈالیں ایک ہزار بورا۔ تو عمارت کی بنیاد کبھی مضبوط نہیں ہو گی۔ جب تک اس کے لئے ہم دس ہزار بورے مہیا نہ کریں۔

اس زمانہ میں ہم نے

اسلام کی عمارت کیلئے

اس کی ضرورت کے مطابق روڑی بھی مہیا نہیں کی۔ جس کا سب سے پہلے مہیا کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم نے اس روڑی کو مہیا نہ کیا تو ہمارا کامیابی حاصل کرنے کا زمانہ پانچ دس گنا اور لمبا ہو جائے گا۔ اور اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہونگے۔ جب تک زیادہ کوٹائی نہ ہولے اور مضبوط بنیاد کا کام دینے والی بنیاد تیار نہ ہو۔

پس ایک تو اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت پورے زور کے ساتھ تبلیغ کی طرف توجہ کرے اور اپنی تعداد کو بڑھائے۔ اور دوسرے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ

وقفِ جائیداد کی تحریک

میں زیادہ سے زیادہ آدمی حصہ لیں۔ اور وقف کے فنڈ کو بڑھائیں۔

تیسرے اسباب کی ضرورت ہے۔ کہ عام چندوں کو باقاعدہ شرح کے ساتھ ادا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اور بیت المال اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے پوری کوشش کرے۔ کہ کوئی شخص بھی پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ چندہ ادا کرنے سے باہر نہ رہے۔ اور جو استثنا کیا جائے وہ باقاعدہ مرکز سے اجازت لیکر کیا جائے۔ اگر اس کام کو پوری کوشش کر کے وسیع کیا جائے تو موجودہ آمد ڈیڑھ گنا بڑھ سکتی ہے۔ مثلاً اس وقت اگر سات لاکھ ہے۔ تو کوشش کرنے سے دس گیارہ لاکھ ہو سکتی ہے۔ اگر پوری توجہ اور کوشش سے کام لیا جاتا تو جتنی آمدنی اس وقت جنگ کے ایام میں ہو رہی ہے۔ اتنی آمدنی جنگ سے پہلے ہو سکتی تھی۔ اور جنگ کے ایام میں یہ آمدنی بڑھ سکتی تھی۔ میرے نزدیک اب بھی اگر بیت المال پوری کوشش سے کام کرے۔ تو جنگ کے بعد موجودہ آمد نہ صرف قائم رہ سکتی ہے۔ بلکہ بڑھ سکتی ہے اور جنگ کے بعد جس کمی کا خطرہ ہے۔ اس کمی کو اس کوشش سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت میں

باشرح اور باقاعدہ چندہ

ادا کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ درحقیقت ہماری جماعت کے پورے حصہ کے اندر یہ احساس نہیں پایا جاتا کہ وہ باشرح چندہ دے۔ میں سمجھتا ہوں ہماری جماعت کا پچاس فیصدی حصہ ایسا ہے جس پر ہماری آمدنی کا انحصار ہے۔ باقی پچاس ایسے ہیں۔ جو یا تو بالکل چندہ ادا نہیں کرتے یا اگر کرتے ہیں تو شرح سے کم اور بے قاعدہ۔ پس اگر بیت المال اس نظام کو مکمل کر کے

باقاعدہ اور باشرح چندہ وصول کرنے کا انتظام

کرے تو آمدنی بڑھ سکتی ہے۔ اور جو جماعتیں یا افراد پہلے سے باقاعدہ اور پوری شرح سے ادا کر رہے ہیں ان میں بھی قربانی کی روح کو مضبوط کیا جائے۔ قربانی کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روح ایمان سے بڑھتی ہے۔ کثرت اسباب سے نہیں بڑھتی۔ پس جو قربانی کر رہے ہیں ان کے اندر ایمان ہے۔ اور جس کا ایمان جتنا جتنا بڑھتا جائے گا۔ اتنا اتنا ہی اس کے اندر قربانی کا مادہ بھی ترقی کرتا جائیگا

اس کے بعد میں جماعت کو ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مفصل طور پر تو میں انشاء اللہ اگلے خطبہ میں بیان کرونگا اس وقت صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ تبلیغی شعبہ کو مکمل کرنے کے لئے ہماری جماعت کے

مختلف پیشہ وروں کے ادارے

ہوں۔ جن کے ذریعہ تبلیغ کے نظام کو مکمل کیا جائے۔ اب ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کے تاجروں کی ایک انجمن ہو۔ صناعوں کی ایک انجمن ہو۔ مزدوروں کی ایک انجمن ہو۔ محکمہ تعلیم کے کارکنوں کی انجمن ہو۔ وکیلوں کی انجمن ہو۔ ڈاکٹروں کی انجمن ہو۔ تاکہ اس طریق سے یہ تمام ادارے من حیث خرجتم فولوا وجوھکم شطرہ کے اصول کے مطابق اپنے اپنے حلقہ میں اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لا کر تبلیغ کرسکیں وکیل وکالت کے ذریعہ اپنے اثر و رسوخ کو وسیع کرکے تبلیغ کا کام کرے۔ ڈاکٹر اپنی ڈاکٹری کے ذریعہ جہاں جائے اسلام کی تعلیم پھیلانے کا موجب بنے۔ تاجر اپنی تجارت کے ذریعہ اپنا اثر و رسوخ بڑھا کر تبلیغ کا میدان پیدا کرے۔ صناع اپنی کارگری کے ذریعہ اثر و رسوخ پیدا کرکے تبلیغ کا ذریعہ بنے۔ ان

سب پیشہ وروں کی انجمنیں

ہونی چاہئیں۔ جو اس کام کو چلائیں۔ جب تک تاجر اپنی تجارت کو اس رنگ میں بدل نہیں لیتے کہ ان کی تجارت سے انہی کو فائدہ نہ ہو۔ بلکہ اسلام اور احمدیت کی ترقی میں بھی وہ ممد ہو۔ جب تک صناع اپنے آپ کو اس رنگ میں نہیں ڈھال لیتے کہ اپنی کارگری کے ذریعہ تبلیغ کا موجب ہوں۔ جب تک ڈاکٹر اور وکیل اپنے آپ کو اس رنگ میں منظم نہیں کر لیتے کہ اپنے اپنے حلقہ میں اپنے کام کے لحاظ سے اس قسم کا اثر و رسوخ پیدا کریں جو نہ صرف ان کے لئے مفید ہو بلکہ احمدیت کی مضبوطی کا بھی موجب ہو۔ اس وقت تک غیروں میں ہماری تبلیغ کبھی کامیاب اور وسیع نہیں ہوسکتی۔ ایک تبلیغ عقلی اور علمی ہے۔ اور ایک تبلیغ یہ ہے کہ عقلی دلائل کو عمل میں لا کر تبلیغ کی جائے۔ جب تک ہم علمی اور عملی دونوں کو ملا کر تبلیغ نہ کریں۔ اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس کے متعلق پوری تفصیل میں انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان کروں گا۔ فی الحال میں نے جماعت کے ان لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ تاکہ آنے والے کام کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرلیں اپنے ایمانوں کو پختہ کرلیں۔ اور اپنے کمزوروں کو چست کرلیں۔ پس وقف جائیداد کے حصہ کو مضبوط بنایا جائے۔ تاکہ ضرورت کے وقت کارکنوں کو تسلی ہو۔ کہ دشمن اگر ہمیں پیچھے دھکیل دے گا تو ہمارے پیچھے

ایک خندق اور ایک مضبوط مورچہ

موجود ہے۔ اس پر جا کر ہم پھر دشمن کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اس وقت اس تحریک کے صرف یہ معنی ہیں کہ جب ہمارے سارے ذرائع ختم ہوجائیں تو اس وقت اسلام کی ضرورت کے لئے مطالبہ کرنے پر کسی اشتباہ یا دغدغہ کا سوال باقی نہ رہے بلکہ اس وقت ہمارے پاس "وقف جائیداد" کا سہارا موجود ہو۔ اور ہم وقف کرنے والوں سے مطالبہ کرسکیں۔ کہ آپ کا وعدہ ہے کہ یہ جائیداد اسلام کی ضرورت کے لئے وقف ہے۔ آج اسلام کو اس کی ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم آپ سے اس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ آپ اس میں سے ہمیں اتنا حصہ دے دیں۔ چونکہ ہر مومن جب وعدہ کرتا ہے۔ تو اسے پورا کرتا ہے۔ اسلئے ہم یقین رکھیں گے۔ کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اور اسلام کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک کروڑ روپیہ کی جائیدادیں قادیان میں ہی وقف ہوسکتی ہیں۔ ایک کروڑ نہ سہی پچاس ساٹھ لاکھ روپے کی جائیدادیں تو ضرور قادیان میں وقف ہوسکتی ہیں۔ پس اگر ساری جماعت اس کی اہمیت کو سمجھے تو "وقف جائیداد" کا اتنا بڑا فنڈ قائم ہوسکتا ہے جو بغیر فوری بوجھ کے جماعت کو مضبوط کردے۔ اور یہ فنڈ اسلام کے مجاہدین کے لئے تسلی کا موجب ہوگا۔ اور وہ اس اطمینان کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ کہ ہمارے پیچھے گولہ بارود بھیجنے والا ذخیرہ محفوظ ہے +

رشتہ ناطہ کی مشکلات اور ان کا حل

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین

اس آیت میں ظاہر کیا گیا ہے کہ کافر لوگ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر رشک کریں گے۔ اور بار بار افسوس سے کہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ اس آیت میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ مسلمانوں کی روحانی ترقی کے علاوہ ان کی تمدنی حالت بھی عنقریب ایسی سدھر جائے گی۔ کہ کافر رشک کریں گے۔ اور تمنا ظاہر کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ ظاہر ہے کہ جب تک ہماری جماعت کی تمدنی حالت اعلیٰ پایہ کی نہ ہو۔ غیروں کے لئے احمدیت میں جوق در جوق داخل ہونا۔ ایک امر محال ہے ہماری جماعت کی توجہ اس وقت تبلیغ کی طرف ہے۔ لیکن اس میں کامیاب ہونے کے لئے ایک اور چیز کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنی تمدنی اور معاشرتی حالت میں بھی نمایاں تبدیلی کریں۔

معاشرت میں سب سے اہم جزو میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ جس پر خاندان اور قوم کی زندگی منحصر ہے ہماری جماعت میں اس وقت لڑکیوں کے رشتہ کا معاملہ ایسا مشکل بلکہ مشکل تر ہو رہا ہے۔ جس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے اس دفتر کا چارج لینے کے بعد ان مشکلات کی طرف توجہ ہوئی۔ اور اس کے حل کے لئے علاج سوچنا پڑا۔ جہاں تک میری سمجھ میں آیا موجودہ مشکلات کا حل دو باتوں پر موقوف ہے (۱) تعدد ازدواج (۲) بیویوں سے حسن سلوک۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم دنیا میں اسلامی شریعت دوبارہ قائم کریں گے۔ اور جب ہم اسلام کے پہلے زمانہ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو نظر آتا ہے کہ اس وقت کے مخلصین اسلام نے ان ذرائع سے کام لیا۔ عرب کی آبادی دوسرے ممالک کی نسبت بہت کم تھی۔ صحابہ کرام نے تعدد ازدواج کے ذریعہ اس کو بڑھایا۔ اور پھر اس نسل نے اسلام کے سپاہی بن کر دنیا میں اسلام کو دور دور تک پھیلایا۔ اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ وہ اس میں کبھی کامیاب نہ ہوسکتے۔ اگر ان کے گھر میں میاں بیوی کے تعلقات انصاف و احسان پر مبنی نہ ہوتے۔ کیونکہ جس گھر میں بے امنی اور فساد ہو۔ اس گھر کے بچے اعلیٰ تربیت یافتہ نہیں ہوسکتے۔ ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہمیں رستہ بتایا۔ اور خود عمل کرکے دکھایا۔ لیکن ہم میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے محض دین کی خاطر یہ بوجھ اٹھانے کی ہمت دکھائی۔ آمدنی کی کمی اس امر میں روک بتائی جاتی ہے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں کہ اوسط حالت میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھ سکتے ہیں۔ البتہ اگر آرائش اور عیش و نمود مدنظر ہو۔ تو کوئی آمدنی بھی کافی نہیں ہوسکتی مومن کو چاہیئے کہ اپنی روش میں سادگی اور اوسط درجے کا خیال رکھے۔ میرے خیال میں سادگی اور میانہ روی کو ملحوظ رکھ کر ہماری جماعت کے اندر ایسے مخلص کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو کلام اللہ کے حکم کے مطابق دو دو تین تین۔ چار چار بیویاں رکھ سکتے ہیں۔ جو اصحاب اہلیت رکھتے ہیں۔ وہ اگر تقویٰ اللہ کے ساتھ اس طرف متوجہ ہوں۔ تو موجودہ مشکل ایک حد تک دور ہوسکتی ہے۔ جماعت میں بہت سی لڑکیاں اس وقت موجود ہیں۔ جو بیس یا پچیس اور بعض تیس برس تک پہنچ چکی ہیں۔ مگر ان کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی۔ ایسی لڑکیوں کے والدین کی پریشانی کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔

رشتہ و ناطہ میں چند غلط خیالات بھی روک بن رہے ہیں۔ لڑکیوں کے والدین کو چاہیئے کہ جس طرح ہم نے دین کے بارے میں اپنے غلط خیالات ترک کردیئے ہیں۔ اسی طرح تمدن اور قومیت وغیرہ کے متعلق بھی غلط خیالات ترک کردیں۔ ہم نے بیعت میں رسوم کو ترک کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ چاہیئے کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں اس پر عمل پیرا ہوں۔ رشتہ میں سب سے اہم چیز جس کو ہمیں مدنظر رکھنا چاہیئے تقویٰ ہے۔ اگر تقویٰ نہیں تو ذات پات۔ صورت۔ شکل۔ دولت سب ہیچ ہیں۔ تقویٰ اصل شرافت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ افسوس ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اس اصل کا زبانی اقرار تو کرتے ہیں۔ لیکن عمل کا موقع آنے پر اس کی پروا نہیں کرتے۔ تقویٰ کے بعد دوسری چیز جو قابل توجہ ہے۔ وہ تعلیم و تربیت ہے۔ جس سے تقویٰ کی حالت زیادہ مجلّیٰ ہو جاتی ہے۔ ہماری جماعت کی موجودہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہمارا سکہ تقویٰ اور تربیت و تعلیم ہی سے جم سکتا ہے۔ ان تینوں چیزوں کے بعد حسن۔ دولت۔ خاندان وغیرہ قابل غور ہیں۔ لیکن ان چیزوں کے لئے اول الذکر تین چیزوں کو نظر انداز کرنا۔ یا ان کی اہمیت کو کم کرنا اول درجہ کا خسارہ ہے۔ رہ گئے میاں بیوی کے تعلقات تو اسلام نے انصاف و احسان کے ساتھ سلوک کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور یہی ایک بنیادی چیز ہے۔ جس پر ہمارے گھر بار کا امن اور مضبوطی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

منحصر ہے۔ اور اس وقت تبلیغی محاذ پر یہ امور حد درجہ اثر انداز ہیں۔ اور آئندہ زیادہ اثر انداز ہونے والے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں جنگ کی وجہ سے مردوں کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ اور اس وجہ سے عورتوں اور مردوں کی تعداد کی مناسبت میں ایک فرق عظیم پیدا ہو گیا۔ اور پیدا ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں لڑکیوں کی پیدائش بھی لڑکوں سے زیادہ ہے۔ تعدد ازدواج کے مسئلہ پر عمل کی شدید ضرورت پیش آنے والی ہے۔

پس اگر اس وقت ہماری جماعت تعدد ازدواج کی عمدہ مثال دنیا کے سامنے پیش کرنے میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو جائے۔ تو اس معاملہ میں دنیا کی کشمکش کا حل نکل آئیگا۔ اور دنیا قائل ہو جائیگی۔ کہ تمدنی اور معاشرتی امور میں اسلام نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وہی صحیح ہے۔ خاکسار سید محمد اشرف انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ قادیان

انصار اللہ کے تبلیغی پروگرام پر عمل کرنے کیلئے مرکزی تقسیم کار

انصار جماعت کے لئے پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام تجویز کیا جا چکا ہے۔ جس پر قادیان میں تو عمل شروع ہو گیا ہے۔ لیکن بیرونجات کی مجالس انصار اللہ نے ابھی اس پروگرام پر عمل شروع نہیں کیا۔ انصار کے تبلیغی پروگرام کو باقاعدگی سے جاری کرانے کے لئے مرکز میں دو عہدہ داروں میں اس طرح پر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ کہ (۱) چودھری فتح محمد صاحب سیال قائد تبلیغ مرکزیہ انصار جماعت قادیان کے تبلیغی کام کے انچارج ہوں گے۔ اور مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نائب تبلیغ مرکزیہ انصار بیرونی مجالس انصار اللہ کے تبلیغی کام کے انچارج ہوں گے۔ تمام انصار کو چاہیئے۔ کہ وہ تبلیغی کام کو اپنے اپنے حلقے کے انچارج کی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں۔ اور کرائیں۔ تا فریضۂ تبلیغ کما حقہٗ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق سرانجام دیا جا سکے۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مرکزیہ انصار اللہ قادیان۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تشخیص بجٹ چندہ کے متعلق ضروری اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و جلسہ سالانہ برائے تشخیص چندہ بابت سال ۴۵-۱۹۴۴ء بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے یہ فارم مکمل ہو کر آئے ہیں۔ لہٰذا عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں کے ہر دو چندہ جات کے فارم بعد تشخیص جلد سے جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

احباب مطلع رہیں

ایک شخص جو اپنے آپ کو پیر محمد صدیق شاہ ظاہر کرتا ہے۔ اور سکونت سرکال تحصیل چکوال ضلع جہلم بتاتا ہے۔ مختلف جماعتوں میں چکر لگا رہا ہے۔ اور ان دنوں یول کیمپ پٹھانکوٹ کی طرف ہے۔ اپنے آپ کو احمدی مبلغ ظاہر کرتا ہے۔ یہ شخص مبلغ نہیں ہے۔ احباب اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ حلیہ مندرجہ ذیل ہے:۔ قد لمبا۔ جسم پتلا۔ دبلا۔ رنگ گندمی زرد۔ ناک پتلی لمبی۔ منہ پر چھائیوں کے داغ۔ ایک آنکھ سے قدرے بھینگا۔ دونوں بازو چلتے وقت ٹیڑھے معلوم ہوتے ہیں۔ ہتھیلیاں آگے کو رکھتا ہے۔ سر پر عموماً سبز پگڑی رکھتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع۷۷۳۱۔ منکہ چودھری حمید اللہ خاں ولد چودھری شمشاد علی خاں صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۷۵۔ ای ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری سالانہ آمدنی اس وقت -/۲۰۰۰ روپے ہے۔ جو گورنمنٹ سے مجھے بطور پنشن ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو میں ماہوار یا سالانہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراتا رہوں گا۔ میری آمد میں آئندہ اگر کوئی کمی یا بیشی ہوئی۔ تو اس کے حساب سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری وفات کے بعد میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ایسی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد حمید اللہ خاں چودھری ۲۵-۹-۴۴۔ گواہ شد حمید عبدالحی آف منصوری۔ گواہ شد مرزا منیر احمد۔

ع۷۷۴۹۔ منکہ صاحبدین ولد شیخ محمد بخش قوم خواجہ شیخ پیشہ تجارت عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۲ء ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ر ستمبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنے پسر خواجہ محمد شریف اور اپنے پوتے عبدالقیوم کے ساتھ رہتا ہوں۔ میں اپنے لئے ان سے -/۲۵ روپے ماہوار خرچ لیتا ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی میں کوئی تجارت کا کام کر لیتا ہوں۔ مستقل کاروبار کوئی نہیں۔ سو ایسے تجارتی کام سے جو نفع ہوگا۔ جس کا صحیح اندازہ سال تمام کے بعد کیا جائیگا۔ اس نفع کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد صاحبدین۔ گواہ شد خواجہ محمد شریف پسر موصی۔ گواہ شد عبدالقیوم پوتا موصی

ع۷۷۵۶۔ منکہ عبدالغفور شاہ ولد محمد موسیٰ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۸ء ساکن گنھالاں ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۹-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک مکان خام مالیتی -/۵۰۰ روپے تقریباً ہے۔ جس میں ۱/۳ حصہ میرا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور نیز میری ماہوار آمدنی مستقل -/۸۰ روپے ہے۔ اور جملہ الاؤنس فی الحال -/۴۰ روپے کل -/۱۲۰ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور حصہ مکان کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ بھی اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اور جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میں پیدا کروں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز آمدنی کی کمی و بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ عبدالغفور۔ گواہ شد عبدالرحمٰن جماعت احمدیہ کریام۔ گواہ شد: مہر خاں امیر جماعت احمدیہ کریام۔

وہاں بھی وہ موجود تھے

بہادری پر "ملٹری کراس" ملا

اراکان کے محاذ پر "مونگڈا" کی فتح کے بعد میجر غلام قادر (۱۷ ڈوگرا رجمنٹ) اور ان کی جاٹ کمپنی ایک پھسلواں پہاڑی پر واقع مضبوط جاپانی چوکی پر حملہ کر رہی تھی۔ گو انہیں ایسی زبردست گولہ باری کا سامنا کرنا پڑا۔ کہ پہاڑی کے دامن میں کوئی پناہ کی جگہ باقی نہ رہی۔ لیکن اس بہادر کمپنی نے چار دن کے اندر اندر چار مرتبہ حملہ کیا۔ اس غیر معمولی بہادری اور سرداری کی اعلیٰ قابلیت پر میجر غلام قادر کو "ملٹری کراس" انعام ملا۔ وہ کہتے ہیں:۔ "سخت مخالف حالات کے باوجود میرے جوانوں نے جس طرح جم کر پے در پے حملے کئے۔ میں اسکی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا"۔

میجر قادر کا گھر موضع آمر تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور میں ہے۔ ان کا نام اس سے پہلے بھی نمایاں کارگزاری کی رپورٹوں میں آ چکا ہے۔

ان افسروں اور ان جوانوں سے ہندوستان کا نام روشن ہوتا ہے۔ ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق کسی بھرتی دفتر سے پوچھئے۔

۱۶

323

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گذارش

ہمیں افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے۔ کہ بعض خریداران الفضل ہماری متواتر گذارشات کے باوجود نہ خود چندہ ارسال کرتے ہیں۔ اور نہ دفتر کے بھیجے ہوئے وی۔پی وصول کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ الفضل کو خواہ مخواہ نقصان پہنچتا ہے۔ ہم ایسے احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے نقصان رساں طریق سے احتراز فرماویں۔ اور اگر وہ رقم بروقت بذریعہ منی آرڈر ارسال نہیں کر سکے۔ تو وی۔پی کا وصول کرنا بہر حال ضروری ہے۔ اگر وی۔پی وصول نہیں فرماتے۔ تو الفضل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ وی۔پی وصول فرمالیجئے۔

(مینیجر الفضل)

امرت بوٹی

کے استعمال کرنے والے صاحب چند ہی دنوں میں اپنے جسم میں زبردست طاقت محسوس کرتے ہیں۔ آپ آج ہی ایک بکس منگا لیجئے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپیہ ۱۰۰ گولی ۳ روپے ۸ آنے۔

ایجنٹس قادیان دار الفضل میڈیکل ہال ۔ نسیم میڈیکل ہال

وی پی کا پتہ: وید کرا اینڈ لوہان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک ۲۸ سالہ احمدی نوجوان کیلئے جو کہ علاوہ صاحب جائیداد ہونے کے مستقل طور پر سرکاری ملازم ہے۔ اور اس وقت ۹۵ روپے ماہوار تنخواہ پا رہا ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ پہلی بیوی بوجہ اسکے غیر احمدی ہو جانے کے علیحدگی ہو چکی ہے۔ خواہشمند احباب معرفت ع مینیجر الفضل خط و کتابت کریں۔

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جسکی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ سورہ ۱۰ آیت ۴۷ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے۔ ۲۳/۴۵۔ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے رہے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳/۸۵۔

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرے۔

ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کنٹرول کے معنی ہیں

مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت۔ دوکانداروں کے لئے مناسب نفع۔ اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں

اب جوتوں کی قیمت پر

کنٹرول لگا دیا گیا ہے

زیادہ سے زیادہ دام

۲ روپے سے لیکر ۱۸ روپے تک

۲۹ جون ۱۹۴۴ء سے پدیشی اور ناپ دے کر بنوائے ہوئے جوتوں کے علاوہ ہر قسم کے جوتوں پر "فٹ ویر کنٹرول آرڈر ۱۹۴۴ء" کی رو سے کنٹرول لگا دیا گیا ہے مختلف وضع کے جوتوں کے زیادہ سے زیادہ دام مقرر کر دئے گئے ہیں "فلیکس" اور "باٹا" جوتوں کی ہر ایک قسم کے لئے علیحدہ قیمتیں رکھی گئی ہیں۔ قیمتوں کی مکمل فہرست "مینیجر گورنمنٹ پبلیکیشنز" سول لائنز دہلی سے یا کسی ایجنٹ سے جسے سرکاری مطبوعات بیچنے کی اجازت حاصل ہو، مل سکتی ہے۔ قیمت ایک آنہ مع محصول ڈاک۔

دوکانداروں کو حکم ہے کہ ان قیمتوں کو نمایاں طور پر اپنی دوکان میں لگائیں۔ کارخانے والوں کو بھی جوتے پر اس کا مارکہ، ناپ، قسم اور قیمت چھاپنے کا حکم ہے۔

حالات سے باخبر رہئے
اپنے حقوق طلب کیجئے

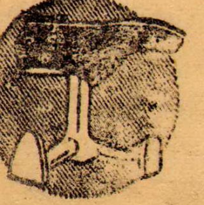

زیادہ دام مت دیجئے اور زیادہ دام وصول کرنے کے متعلق جائز شکایات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجئے۔ یاد رکھئے کہ پدیشی یا ناپ دے کر بنوائے ہوئے جوتوں کے علاوہ کسی جوتے کی قیمت ۱۸ روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA 2212

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن یکم نومبر۔ "سنڈے پکٹوریل" نے مصر کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نحاس پاشا کی برطرفی خطرناک صورت حالات پیدا کرنے والی ہے۔ شاہ فاروق نے نحاس پاشا کو برطرف کر کے احمد مہر پاشا کو وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمد مہر پاشا علی مہر پاشا کے بھائی ہیں جو مصر کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ مگر انہیں دو سال پیشتر اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ کہ وہ جرمنوں کے طرفدار ہیں۔ اب احمد مہر پاشا نے کرسی وزارت پر بیٹھتے ہی اپنے بھائی کو قید و بند سے آزاد کر دیا اور وزیر اعظم مصر کا یہ اقدام ایسا ہے کہ وہ برطانیہ کے متعلق دوستانہ یا ہمدردانہ متصور نہیں ہوگا اگرچہ شاہ فاروق کی تعلیم برطانیہ میں ہوئی تھی۔ پھر بھی کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ شاہ فاروق کا جنگی ریکارڈ اسے برطانیہ کا دوست ظاہر کرتا ہے۔ اب جبکہ مسٹر چرچل ماسکو سے لندن واپس آ گئے ہیں۔ مسٹر ایڈن قاہرہ میں مصروف مذاکرہ ہیں۔

واشنگٹن یکم نومبر۔ کہا گیا ہے کہ ۱۹۴۳ء سال میں امریکن کارخانوں میں ۲ لاکھ ۳۰ ہزار طیارے بنے۔ ان میں سے ۶۴ فی صدی لڑاکا طیارے تھے۔ ۱۹۴۱ء میں جو امریکن طیارے بنے تھے ان کا اوسط وزن ۳۰۲۰ پونڈ تھا۔ آجکل جو طیارے بن رہے ہیں ان کا اوسط وزن ۱۰۳۰۰ پونڈ ہے۔

چنگکنگ یکم نومبر۔ میجر جنرل ویڈیمائر چنگکنگ پہنچ گئے ہیں۔

لندن یکم نومبر۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وطن پرست دستے تسلینٹ کے قریب دو اور بندرگاہوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ انہوں نے وہ سڑک کاٹ دی ہے جہاں سے جرمن البانیہ اور مقدونیہ سے فوجیں نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔

بھوپال یکم نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس نومبر میں منعقد ہوگا جس میں مسٹر جناح کے اس رویہ کی حمایت کی جائے گی جو انہوں نے جناح گاندھی مذاکرات میں اختیار کیا تھا۔ اس کے علاوہ لیگ کے پروگرام کے مختلف پہلوؤں اور تعمیری پروگرام کی طرف توجہ دی جائے گی۔

لندن یکم نومبر۔ ٹائمز کا خاص نامہ نگار دوسری برطانوی فوج کے محاذ سے رقمطراز ہے کہ دریائے ماس کے جنوب میں جرمن فوجیں آخری وقت تک قرار ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔ اور ابھی منظم طور پر پسپا ہو رہی ہیں۔ ان کی تباہی کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ اینٹورپ بندرگاہ کی لڑائی بھی ختم ہو چکی ہے شمال میں تمام سڑکوں پر جرمن لاریاں ہیں سوار ہو کر فرار ہو رہے ہیں۔

واشنگٹن یکم نومبر۔ ٹوکیو میں مقیم امریکہ کے سابق سفیر مسٹر جوزف گریو نے گزشتہ روز امریکہ کے یوم بحریہ پر ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جاپان کی طرف سے کسی بھی وقت دلفریب تجاویز صلح پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور اگر جاپان نے صلح کی پیشکش کی تو اس وقت امریکہ ایک زبردست آزمائش میں پڑ جائے گا اور وہ روز امریکہ کے لئے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ امریکہ نے جاپان کی پیشکش منظور کر لی تو امریکہ کو آئندہ ۲۰۔۲۵ سال میں ایک اور جنگ کرنی پڑے گی۔ جاپان کو محفوظ رکھنے کے لئے جاپانیوں کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے یعنی کہ وہ غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دے۔ اگر جاپانیوں کو اپنی فتح کے متعلق شک ہے۔ تو انہیں فوراً ہی غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔

لندن یکم نومبر۔ کل مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں تحریک پیش کی کہ دارالعوام کی میعاد کو مزید ایک سال کے لئے بڑھا دیا جائے۔ آپ نے تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ جب تک نازی ازم ختم نہیں ہوتی اس وقت تک موجودہ کولیشن گورنمنٹ کو ختم نہیں کیا جانا چاہیئے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ نازیوں کو شکست کب ہوگی۔ اس کے متعلق ہم محض خیالی گھوڑے دوڑا سکتے ہیں۔ میں یہ وعدہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ضمانت دے سکتا ہوں کہ کرسمس سے پہلے یا آئندہ موسم بہار سے پہلے جنگ ختم ہو جائے گی۔ جنگ اس سے پہلے بھی ختم ہو سکتی ہے۔ جرمنی میں سیاسی بغاوت پر ہمارا دار و مدار نہیں ہے۔

جھنگ یکم نومبر۔ آنریبل ملک خضر حیات خان ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب۔ سر چھوٹو رام اور میجر عاشق حسین نے اتوار کے روز جھنگ کا دورہ کیا۔ وزیر اعظم نے سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور پیر کے روز ایک جلسہ عام کی صدارت کی۔ جس میں ڈسٹرکٹ نیشنل وار فرنٹ اور زمیندارہ لیگ کی طرف سے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ آپ نے زمیندارہ لیگ کا ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی پیش کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

لندن یکم نومبر۔ جزیرہ لیٹے کی وسطی وادی سے پیش قدمی کرنے والی امریکن فوجیں شمالی ساحل کی امریکن فوجوں سے جا ملی ہیں۔

کانڈی یکم نومبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کمانڈ کے ایک اعلان میں لکھا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے اجامو کے شمال میں ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہیو تھی میں مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔

لندن یکم نومبر۔ رائٹر کے نامہ نگار نے ماسکو سے اطلاع دی ہے کہ مشرقی پرشیا کی لڑائی میں جمود طاری ہے۔ تاہم جرمنوں کے جوابی حملوں کو روک دیا گیا ہے روسی فوجوں کو مشرقی پرشیا میں جس قدر مضبوط قلعہ بندیوں کا سامنا ہے۔ اتنی زبردست قلعہ بندیوں کا انہیں پہلے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ جرمنوں کی یہ قلعہ بندیاں ۷۵ سے ایک سو میل کے فاصلہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔

لندن یکم نومبر۔ سٹاک ہالم سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مارشل گورنگ مشرقی پرشیا کے صدر مقام کونیگزبرگ میں پہنچ گیا ہے اور اس نے مشرقی پرشیا کے دفاعی استحکامات کا چارج اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

لندن ۳۱ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ جرمنی کے شہر ڈیورن پر مسلسل طور پر طیاروں اور توپوں سے بمباری کی جا رہی ہے یہ شہر آخن کے مشرق میں ۱۷ میل۔ اور کولون سے ۲۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔

نئی دہلی، یکم نومبر۔ مرکزی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے کل شام کے اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ التوائے اجلاس کی تحریک پیش کر کے اس معاملہ کو زیر بحث لایا جائے۔ کہ کراچی میں جو عازمین حج رکے پڑے ہیں۔ حکومت ان کے لئے مناسب انتظام نہیں کر سکی۔

امرت سر۔ یکم نومبر۔ سونا حاضر ۶۶/۸/۔ سونا سٹہ ۶۵/۸/۔ روپے۔ دیسی سونا ۶۵/۸/۔ ساورین ۵۴/۔ روپے۔ چاندی ۹۹۹ ۱۱۸/۸/۔ چاندی سٹہ ۱۱۷/۔ چاندی حاضر ۱۱۸/۸/۔ دیسی چاندی ۱۱۵/۔ کٹوبی چاندی ۱۱۸/۸/۔

نئی دہلی۔ یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جے پی سری واستوا ادا فوڈ ممبر حکومت ہند آئندہ ہفتے وارد لاہور ہو رہے ہیں۔ جبکہ وائسرائے ہند مختصر قیام کے لئے موجود ہوں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سر جوالا پرشاد غلہ اور اجناس کے نرخوں کے بارے میں حکومت پنجاب سے بحث و تمحیص کریں گے۔ پنجاب سے گندم کی برآمد کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا۔

سکھر یکم نومبر۔ خان بہادر کھوڑو اور ان کے بھائی محمد نواز کو ضمانت پر رہا کرانے کے لئے جو درخواست دائر ہوئی تھی۔ اسے مسٹر ایم۔ ایچ صوفی آئی سی ایس اسسٹنٹ کلکٹر نے مسترد کر دیا۔

کلکتہ یکم نومبر۔ مجلس جائزہ صحت کے ارکان سے مسائل صحت پر بحث و تمحیص کرنے کی غرض سے ۱۶ ماہرین کا ایک وفد جو آسٹریلیا انگلستان اور ریاست متحدہ امریکہ کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ وسط نومبر میں وارد کلکتہ ہونے والا ہے +

حب جواہر مہرہ عنبری
یا
محافظ شباب گولیاں

یہ گولیاں نہایت ہی مقوی دل و دماغ اور صحیح معنوں میں محافظ شباب ہیں۔
قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی
"فضل الٰہی"
دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

کانڈی یکم نومبر۔ شمالی برما میں ۲۶۔ انگریزی ڈویژن کے دستے مالو سے صرف ایک میل دور رہ گئے ہیں۔ بھامو سے شمال کی طرف چینی دستے برابر سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ تازہ خبر یہ ہے کہ اراکان میں کالاڈانگ کی وادی میں دشمن سے جھڑپ ہوئی۔ لندن یکم نومبر۔ ہالینڈ میں جرمن فوج کے صرف چند اول دستے رہ گئے ہیں۔ شلیٹ کے جہانہ میں پل پر سخت لڑائی ہو رہی ہے